شانِ خلفاءِ راشدین

حکیم الاسلام قاری محمد طیب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند
تلخیص :- جناب محمد اقبال قریشی ، ہارون آبادی

> مضمون ہذا کے مطالعہ سے قبل "مضمون شانِ رسالت" مطبوعہ الحق" صفر ۱۳۹۳ھ ایک مرتبہ پھر پڑھ لیجئے ۔ بالخصوص شان کے معنی اور اس کی قسمیں ، قرب ، ہمت اور ہدایت کے معنی مفہوم کو پھر دیکھ لیجئے تاکہ مضمون ہذا کو سمجھنے میں آسانی ہو ۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۔ بندہ احقر قریشی عفی عنہ

فَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ تُؤَمِّرُ بَعْدَکَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَجِدُوْہُ اَمِیْنًا زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَجِدُوْہُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَلَا اَرَاکُمْ فَاعِلِیْہِ تَجِدُوْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا یَّاْخُذُ بِکُمُ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۔ (رواہ احمد ۔ مشکوٰۃ ۔ باب مناقب العشرۃ)

(ترجمہ)

"بہ تحقیق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی کہ اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ! آپ کے بعد ہم کسے امیر بنائیں ؟ فرمایا کہ اگر حضرت ابوبکرؓ کو امیر بناؤ تو تم اُنہیں امین اور دُنیا سے بے رغبت اور آخرت کا شائق پاؤ گے اور حضرت عمرؓ کو امیر بناؤ تو تم انہیں قوی اور امین پاؤ گے جو خُدا تعالےٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کی پرواہ کرنے والے نہیں ہیں اور حضرت علی کو امیر بناؤ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ تُم ایسا کرنے والے نہیں ہو تو تم اُنہیں ہدایت کنندہ اور ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستہ پر چلائیں گے ۔"

اس حدیث میں بظاہر تو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو نام بنام متعین کیا گیا ہے اور اُن کے کمالات و مناقب پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس بلیغ اور معجزانہ انداز سے کہ ان ہی تین شانوں کی ذیل میں مراتب خلافت اور

دستور امامت و خلافت کو بھی واضح فرمایا گیا ہے اور ہر شہ شئون خلافت کو ترتیب اور ذکر فرما کر خلفائے ثلاثہ کے مراتب کی طرف کھلا اشارہ فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں زاھداً فی الدنیا راغباً فی الآخرۃ فرما کر ان کی شان کمال قرب بتلائی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ سب شانوں سے قرب خداوندی سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور جب قرب ہی نبوّت کی اساس ہے تو صاحب قرب پر گویا نبوّت کی عین تجلی ہو گی۔ اور اسے نبی سے متصل اور بلافصل خلیفہ ہونا چاہیئے۔ اس لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الخلفاء و اول الخلفاء ہوئے۔

پھر حضرت فاروق اعظم کو قوی اور امین فرما کر ان کی شان کمال ہدایت بتلائی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ "ہمت"، قرب اور ہدایت کے درمیان ایک برزخی مقام ہے کہ خالق سے کمال لے اور مخلوق کو دے۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ترتیب خلافت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان لایا گیا۔ اور مقام ہدایت چونکہ ہمت کے بعد کا مقام اور اس کے آثار میں سے ہے اس لیے حضرت علیؓ آخری خلیفہ ہونا ضروری تھا۔

حدیث پر اشکال اور اس کا مدلل جواب

حدیث میں حضرت عثمانؓ کی خلافت کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی ان کے کسی ممتاز صفت کا ذکر ہے اور اس کا جواب یہ ہے:

(۱) بقاعدہ بلاغت عدم ذکر، ذکر عدم کو مستلزم نہیں کہ اگر اس حدیث میں مذکور نہیں تو اسے معدوم مان لیا جائے۔ کیونکہ اگر اس حدیث میں خلافت عثمانی کا ذکر نہیں تو دوسری حدیثوں میں تو ہے۔

(۲) دراصل اس حدیث میں خلافت نبوّت کی تین شانیں قرب، ہمت اور ہدایت کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں جو امتیازی شان اور وصف خصوصی تھا وہ اساسی اصول استخلاف میں شامل نہیں بلکہ ان ہی اوصاف ثلاثہ میں سے بعض اوصاف کا تتمہ ہے۔ چنانچہ وصف عثمانیؓ، وصف فاروقیؓ کا تتمہ تھا اور خلافت عثمانیؓ خلافت فاروقیؓ کا تکملہ تھی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کمال ہمت کے دو آثار ہیں۔ ایک شدّت و غضب، دوسرے حیاء و مروّت اور یہ ایک وتیرہ طبعی ہے کہ ہمّت کے سلسلہ میں پہلے شدّت و غضب اپنا کام کرتے ہیں اور اس کی تکمیل پر حیاء و مروّت کا کام آتا ہے اور اپنی کارگزاری دکھاتا ہے۔ چنانچہ اولین اثر (شدت و غضب) پہلے فاروق اعظمؓ پہ ظاہر ہوا اور دوسرا اثر حیاء و مروت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں نمایاں ہوا اور اس معنے میں یہ دونوں خلافتیں مل کر ایک خلافت کے ہو جاتی ہیں گو صورتاً اور عدداً دو تھیں۔ اس لیے حدیث میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وصفِ مشترک ہمت کا ذکر ہوا۔ گویا خلافت عثمانیؓ، خلافت فاروقیؓ کا تتمہ تھی۔ چنانچہ فتوحات کا جو سیلاب دورِ فاروقیؓ میں بہنا شروع ہوا وہ دورِ عثمانیؓ میں مکمل ہوا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہمت ملاحظہ ہو کہ جامِ شہادت نوش فرمالیا مگر قمیص خلافت نہ اُتاری۔ یہ عزم محکم اور ہمتِ عالی کی شان وہی ہمت فاروقی سے ملتی جلتی شان ہے۔ صرف رنگ کا فرق ہے اس لیے حدیث میں اصل کا ذکر آجانا فرع کے اور اثر کے آجانے کے مترادف ہے یا بسلسلہ اوصاف خلافت اصل کو بیان کرکے تکملہ کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔

حضرات خلفاء راشدینؓ کو بالترتیب خلافت اسی زمانے میں ملی جب اُس کی ضرورت تھی

ذات بابرکات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد متصلاً رنگ نبوت کے خوگر انسانوں کو اگر طلب ربانی، قرب رحمانی اور تربیت نفسانی کی جستجو در تلاش تھی تو ذاتِ صدیقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وابستہ کیا گیا جو شانِ قرب کی وجہ سے ذاتِ نبوت کا عکس لیے ہوئے تھی اور دورِ صدیقی کے بعد نبوت کے عینی اور ذاتی رنگ سے بُعد ہو جانے کے سبب فتن کے خطرات اور مہمات عظیمہ درپیش تھے تو دامن فاروقی کی پناہ دی گئی جو شان قوت و ہمت کے سبب شجاعت نبوت کا ظل کامل تھے اور تنفید احکام دین میں کسی کی رورعایت یا اندیشہ ملامت یا کسی خوف وخطر کی پرواہ کرنے والے نہ تھے۔

اور شدت وغضب کے سبب قلوب میں ہیبتِ خلافت کا اثر بیٹھ جانے اور سارے گردن کشوں کے مغلوب ہو جانے کے بعد اس کا ردِ عمل حیاء ومروت سے ممکن تھا تو پیکر حیاء و مروت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سربر خلافت ہوئے اور جب حیاء ومروت کا غلبہ ہو گیا (کیونکہ شروع میں آثار شدت کی غلبہ حیاء سے تعدیل ہوتی رہی۔ لیکن زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ شدت فاروقیؓ کے آثار ماضی ہوتے گئے اور حیاء عثمان رضی اللہ عنہ خالص ہوتی گئی) تو فتنہ سامان طبعیتیں بے روک ہو کر ابھرنی شروع ہوئیں۔ اور جفا پیشہ منتظم لوگوں کے ہاتھوں حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے اور ہدایت کے آسمان پر گھٹائیں چھانے لگیں تو کمال ہدایت والے امام حضرت علی رضی اللہ عنہ جن کا وصف غالب ہی ہدایت اور استقامت تھا خلیفہ بنے جو گنجینہ معارف، خزینہ علوم وحقائق اور آفتاب ہدایت تھے۔

حضرات خلفائے راشدین کی عملی زندگی میں ان شانوں کا اثر!

حضرت صدیق اکبرؓ چونکہ منقطع عن الخلائق یعنی زاہد فی الدنیا اور متصل بالخالق یعنی راغب فی الاخرت تھے اس لیے ان کی نظر بغیر اللہ تعالےٰ کے کسی غیر پر نہ پڑتی تھی اور نہ کسی غیر

توحید - تفرید - تنزیہہ - تجرید

کی طرف التفات تھا۔ اس لیے آپ کا تکیہ کلام اُٹھتے بیٹھتے وقت کلمۂ اخلاص یعنی لا الہ الا اللہ تھا جو اعلےٰ ترین مقامِ توحید ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ باطن غیر پر پڑتی تھی۔ مگر اس سے نفی عظمت و کمال کے لیے غیر اللہ کو نہایت حقارت سے دیکھتے تھے اور کسی غیر کی ادنےٰ سی عظمت بھی ان کے قلب کو مشغول نہیں کر سکتی تھی اس لیے آپ کا تکیہ کلام اللہ اکبر تھا جو اعلےٰ ترین مقام تفرید ہے۔ 2

حضرت عثمان رضی اللہ کی نگاہ غیر پر ضرور پڑتی تھی اور اس کے لیے اثبات کمال سے بھی گریز نہیں تھا لیکن کمال خالص نہیں بلکہ نقص آمیز۔ نقص اور سمات نقص سے بریت دیکھتے تو صرف اللہ کے لیے اس لیے ان کا بکثرت ذکر سبحان اللہ تھا جو اعلےٰ ترین مقام تنزیہہ ہے۔ 3

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نگاہ بلاشبہ غیر پر پڑتی تھی مگر وہ غیر اللہ کے کمال کو نقص آمیز دیکھنے کے بجائے اس کمال کے اصل اور نسبت پر نگاہ رکھ کر اس سے کمالاتِ حق کا مشاہدہ فرماتے جو ہدایت اور استقامت کا حاصل ہے اس۔ یہ آپ کا کلام الحمد للہ تھا جو اعلےٰ ترین مقام تجرید ہے۔ 4

مَیں ان مقامات اوایداور ان حقائق کو جس روایت سے سمجھا ہوں وہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے الریاض النضرہ فی مناقب العشرۃ میں اس طرح نقل فرمائی ہے :

سئل جعفر الصادق عن الصحابة فقال ان ابا بکرؓ الصدیق ملئ قلبه بمشاهدة الربوبیه وکان لا یشهد مع الله غیره فمن اجل ذٰلک کان اکثر کلامه لا اِله الا الله وکان عمر یری کل مادون الله صغیرًا حقیراً - فی جنب عظمة الله وکان لا یرے التعظیم بغیر الله فمن اجل ذلک کان اکثر کلامه الله اکبر وعثمان کان یرے مادون الله مغلولاً اذ کان مرجعه الی الفناء وکان لا یرے التنزیه اِلّا الله لمن اجل ذلک کان اکثر کلامه سُبحان الله - وعلی بن ابی طالب کان یرے ظهور الکون من الله وقیام الکون بالله ورجوع الکون الے الله فمن اجل ذلک کان اکثر کلامه الحمد لله -

اللہ تعالےٰ نے ان چاروں کلمات کو ملا کر ایک مجموعی ذکر بنا دیا جس کا لقب کلمہ تمجید ہے۔ جو ایک جامع توحید و تفرید و تنزیہہ و تجرید ہے۔ یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا اِلہ الا اللہ و اللہ اکبر - کوئی شبہ نہیں اس کلمہ کی تکرار اور اس کے ذکر کی مشق و عادت ڈال لی جائے تو

یقیناً خلفائے اربعہ کی نسبتوں سے مناسبت پیدا ہوسکتی ہے اور آدمی ان چاروں مقامات باطن پر فائز ہوسکتا ہے۔ گویا ان چاروں مقامات باطن کے اقطاب یہ خلفائے راشدین ہیں اور بعد کے ان مقامات کو پانے والے لوگ ان کے عیال ہیں۔ اس طرح خلفائے راشدہ رضی اللہ عنہ ان احوال و مقامات کی جامع ہے جو اس کلمہ کے ذکر میں پنہاں ہیں۔

حدیث پر ایک اور اشکال اور اُس کا جواب

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وصف خاص کا ذکر فرماتے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

وَلَا اَرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ سے یہ مراد نہیں ہوسکتی کہ تم انہیں سرے سے خلیفہ نہ بناؤ گے کیونکہ اس طرح یہ قول نبوی صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ غلط اور خلاف واقعہ ہو گا۔ کیونکہ بہرحال حضرت علیؓ کو حضرات صحابہ نے خلیفہ بنایا اور بالاتفاق سب نے تسلیم کیا۔

اس جملہ سے خلیفہ بلا فصل بھی مراد نہیں ہے۔ کیونکہ خود حدیث نبوی میں ان کی خلافت تیسرے نمبر پر رکھی گئی ہے۔ جو بالفصل ہونے کی دلیل ہے نہ کہ بلافصل۔

سو اس جملہ کا مطلب یہ ہو گا کہ مَیں نہیں دیکھتا کہ تم تیسرے نمبر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بناؤ گے۔ سو یہ واقعہ بھی ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے انہیں تیسرے نمبر پر خلیفہ نہیں بنایا۔ اس میں معاذ اللہ ان کی کوئی خود غرضی نہیں تھی ورنہ کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اس کی خبر ہوتی۔ پس اب کوئی اشکال نہ رہا۔

بقیہ : سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

کیا جارہا ہے جب کہ نئے نویلے خود ساختہ مجاہدین کی ایک کھیپ سے قوم کو متعارف کرایا جارہا ہے۔

شومئی قسمت کہ ؎ منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

خدارا علماء حق کو بدنام نہ کیجئے۔ اُن کے کردار کو مسخ نہ کیجئے۔ تم نے انہیں زندگی میں بہت کچھ ستایا۔

آج وہ تمہاری گلہائے رنگ اور بوقلمونی دُنیا کو چھوڑ گئے اور تم سے ابدالآباد کے لیے مُنہ موڑ گئے۔ لیکن تم نے ان کا قبروں تک پیچھا کیا اور ان کی ارواح مقدسہ کو ستانے سے باز نہیں آئے۔ ان کے لاکھوں عقیدتمندوں شاگردوں، مریدوں کا دل دکھایا۔ ان کی آل اولاد کو روحانی اذیت دی۔ تعمیر نہیں کرسکتے نہ سہی تخریب کاری تو نہ کریں جو وقت آئے گا جب تم اصل اور نقل، کھوٹے وکھرے میں پہچان کریں گے اور اب وہ وقت دُور نہیں ہے اس کے بارے میں خود امیر شریعتؒ پیش گوئی فرما گئے ہیں کہ : " ایک وقت آئے گا تم ہماری قبروں پر آکر روؤ گے اور کہو گے کہ تمہیں لوگ سچے تھے "۔

HUSEIN

PAKISTAN'S LEADING
MANUFACTURERS AND EXPORTERS

QUALITY COTTON
FABRICS & YARN
HUSEIN TEXTILE MILLS

COTTON SEWING THREAD &
TERRY TOWELS
JAMAL TEXTILE MILLS

For enquiries for Sheetings, Cambrics, Drills, Duck, Poplins, Tussores, Gaberdine, Corduroy, Bed-Sheets, Terry Towels, Cotton Sewing threads and yarns, please write to

HUSEIN INDUSTRIES LTD

AFC-5/74

Crescent